از عدالتِ عظمی

پنجاب کی ریاست

بنام

راج سنگھ اور اے دیگر

تاریخ فیصلہ: 16 جنوری 1998،

[ایم کے مکھرجی اور کے ٹی تھامس، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1973:

دفعات 195 (1) اور 340 -ایک ایف. آئی. آر . جس میں سول کورٹ کی کارروائیوں کے دوران دفعات 419، 420، 467 اور 468 تعزیرات ہند کے تحت جرائم کے ارتکاب کا الزام تھا - ہائی کورٹ نے اسے اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا کہ ضابطہ کی دفعہ 195 (1)(b)(ii) پولیس کے ذریعے اس کی تفتیش اور سماعت پر پابندی لگاتی ہے- فیصلہ دیا گیا کہ ضابطے کے تحت پولیس کی تفتیش کی قانونی طاقت کو دفعہ 195 کسی بھی طرح سے کنٹرول یا محدود نہیں کرتی ہے- دفعہ 340 کے تحت طریقہ کار کی پیروی کی جائے گی-ہائی کورٹ کا حکم کالعدم قرار دے دیا گیا

گوپال کرشن مینن اور ایک اور بنام ڈی راجہ ریڈی، اے آئی آر (1983) ایس سی 1053؛ قابل اطلاق قرار دیا گیا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 82 سال 1998 مجرمانہ متفرقات نمبر 15996 سال 1996 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 31.1.97 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے جی ایس ڈھلن، ایڈیشنل جنرل، درشن اور مسٹر آر ایس سودھی۔

جواب دہندہ کے لیے مسٹر این ڈی گرگ۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔ فریقین کے لیے ماہر وکیل کو سنیں۔

ہم عدالت عالیہ کے متنازعہ حکم کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں جس میں مدعا علیہان کے خلاف دائر ایف آئی آر کو کالعدم قرار دیا گیا ہے جس میں ان پر دیوانی کی کارروائی کے دوران آئی پی سی کی دفعہ 419، 420، 467 اور 468 کے تحت جرائم کا الزام لگایا گیا ہے، اس بنیاد پر کہ دفعہ 195 (1)(b) (ii) سی آر پی سی پولیس کے ذریعے اس کی تفریح اور تحقیقات سے منع کرتی ہے۔ دفعہ 195 سی آر پی سی کے سادہ پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اس مرحلے پر عمل میں آتا ہے جب عدالت دفعہ 190 (1) سی آر پی سی کے تحت کسی جرم کا نوٹس لینے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اور اس کا پولیس کے قانونی اختیار سے کوئی تعلق نہیں ہے کہ وہ کسی ایسی ایف آئی آر کی تحقیقات کرے جو ضابطہ اخلاق کے باب بارہویں کے مطابق قابل شناخت جرم کا انکشاف کرتی ہے، چاہے جرم کا الزام عدالت میں کسی کارروائی میں یا اس کے سلسلے میں کیا گیا ہو۔ دوسرے لفظوں میں، ضابطہ اخلاق کے تحت تفتیش کرنے کا پولیس کا قانونی اختیار کسی بھی طرح سے دفعہ 195 سی آر پی سی کے ذریعے کنٹرول یا محاصرے میں نہیں ہے۔ یہ یقینی طور پر درست ہے کہ اس طرح کے جرم کی تحقیقات مکمل ہونے پر دائر چارج شیٹ (چالان)، اگر کوئی ہو تو، عدالت دفعہ 195 (1)(b) سی

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document

آر پی سی کی پابندی کے پیش نظر اس کا نوٹس لینے کی اہل نہیں ہو گی، لیکن اس میں کچھ بھی عدالت کو ایف آئی آر (متاثرہ نجی فریق کے ذریعے دائر) اور تحقیقات کے دوران جمع کردہ مواد کی بنیاد پر جرم کے لیے شکایت درج کرنے سے نہیں روکتا، بشرطیکہ وہ مطلوبہ رائے تشکیل دے اور دفعہ 340 سی آر پی سی کے تحت طے شدہ طریقہ کار پر عمل کرے۔ گوپال کرشن مینن اور ایک اور بنام ڈی راجہ ریڈی، اے آئی آر (1983) ایس سی 1053 میں اس عدالت کا فیصلہ، جس پر عدالت عالیہ نے بھروسہ کیا، فوری کیس کے حقائق پر اطلاق کا کوئی طریقہ نہیں ہے کیونکہ اس کا نوٹس ایک نجی شکایت پر لیا گیا تھا حالانکہ جعل سازی کا جرم دیوانی کورٹ میں پیش کی گئی رقم کی رسید کے سلسلے میں کیا گیا تھا اور لہذا یہ فیصلہ دیا گیا کہ عدالت دفعہ 195 سی آر پی سی کے پیش نظر ایسی شکایت پر نوٹس نہیں لے سکتی۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بناء پر، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں اور اعتراض شدہ حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document